112068 ـ تعلیم میں معاونت کرنے والا خاوند تلاش کرنا

سوال

میری عمر بیس برس ہے اور کالج کی تعلیم تقریبا ختم ہونے والی ہے، الحمد للہ میں قدرے خوبصورت بھی ہوں،، میرے لیے بہت ہی نادر رشتے آئے ہیں، اور جو رشتہ آیا وہ بھی دیندار نہ تھا یا تو اس کا لباس ٹخنوں سے نیچے تھا یا پھر داڑھی منڈا، یا کوئی اور معصیت کا مرتکب.
میں چاہتی ہوں کہ کوئی طالب علم اور دین پر عمل کرنے والا شخص ہو، کیونکہ میں اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتی ہوں یعنی ایم اے اور پی ایچ ڈی کرنا چاہتی ہوں اس لیے کوئی ایسا خاوند ہو جو اس سلسلہ میں میرا معاون ثابت ہو، میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا میں ان صفات کے حامل شخص کا رشتہ آنے تک صبر کروں یا کہ نمازی شخص چاہے اس میں معاصی ہوں اور غیر ملتزم شخص کے ساتھ شادی کرنا قبول کر لوں ؟
جناب مولانا صاحب اس سلسلہ میں میری راہنمائی کریں ... میں آپ کے لیے دعا گو رہونگی، اور میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ رات کے وقت تنہائی میں میرے لیے اللہ سبحانہ و تعالی سے نیک و صالح خاوند طلب کریں جو میری تعلیم میں میرا معاون ثابت ہو.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

میری اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے اسماء حسنی اور اپنی بلند صفات کے واسطہ آپ اور سب مسلمان لڑکیوں کو نیک و صالح اور اچھے خاوند عطا فرمائے، اور دین و دنیا کی سعادت آپ کے مقدر میں کرے.

پھر ہم آپ کو تین چیزوں کی نصیحت کرتے ہیں کیونکہ میں انہیں ضروری اور اہم سمجھتا ہوں:

اول:

رشتہ قبول یا انکار کرنے میں آپ کے لیے میزان اور معیار اخلاق اور دین ہونا چاہیے جس کے مطابق آپ کوئی فیصلہ کریں وہ اخلاق و دین ہی ہو، نہ کہ ظاہر، لیکن ہم اس سے انکار نہیں کرتے کہ ظاہر کو بھی دیکھنا مستحب اور شرعی چیز ہے لیکن اگر اس ظاہر کے ساتھ دل اور اندورنی طور پر صاف نہ ہو تو یہ چیز اللہ کے ہاں بالکل کوئی فائدہ نہیں دے گی.

کیونکہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں بھی اسی طرح متنبہ کیا گیا ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

پہی نیکي و اچھائی نہیں کہ منہ مشرق و مغرب کی طرف کر لیا جائے، بلکہ حقیقت میں اچھا شخص وہ ہے جو اللہ تعالی پر اور روز قیامت پر، اور فرشتوں پر اور اللہ کی کتاب پر اور سارے انبیاء پر ایمان ر کھنے والا ہو، جو مال سے محبتك رنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی کرنے والا اور زکوۃ دینے والا ہو، جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، پہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں البقرۃ (177).

احیاء علوم الدین (2 / 172) میں درج ہے:

" جدید کا قول ہے: میرے لیے یہ بہتر ہے کہ برے اخلاق والے نیك و صالح اور قاری کی بجائے اچھے اخلاق کا مالك فاسق شخص میرے ساتھ ہو "

ایك شخص نے حسن رحمہ اللہ سے کہا:

میری بیٹی کے لیے کئی ایك رشتے آئے ہیں میں ان میں سے کس سے ساتھ بیٹی کی شادی کروں ؟

انہوں نے فرمایا: ان میں سے جو اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرنے والا ہے، کیونکہ جب وہ اسے یعنی آپ کی بیٹی کو پسند کریگا اور اس سے محبت کریگا تو اس کی عزت کریگا اور اگر وہ اس سے ناراض بھی ہوا تو اس پر ظلم نہیں کریگا.

اور پھر دین تو حسن اخلاق کا نام ہے جس کے لیے معیار یہ ہے کہ وہ اسلام کے فرائض و واجبات کی پابندی کرنے والا ہو، اور حرام کاموں اور معاصی سے اجتناب کرے، اور نفل و نوافل اور مکارم اخلاق کی پابندی کرتا ہو.

بات کرے تو سچائی کے ساتھ، اور امانت کی ادائیگی کرنے والا ہو، اور عفو و درگزر سے کام لے، اور سخاوت کرنے والا، اور معاملات کو حسن اسلوبی سے حل کرنے والا ہو، اعلانیہ اور پوشیدہ ہر طرح اللہ کا تقوی اختیار کرنے والا ہو.

معیار یہ نہیں کہ اس کی داڑھی لمبی ہو اور لباس ٹخنوں سے اونچا، یہ معیار نہیں کہ اس کے استاد اور پیر و مشائخ زیادہ ہوں، یا درس وغیرہ میں زیادہ جاتا ہو، یعنی وہ ظاہری اعمال جن سے اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں، اور وہ صرف ان ظاہری اعمال کی طرف توجہ دے کر جوہر اور اصل و حقیقت کو بھول جاتے ہیں.

دوم:

مناسب خاوند تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں، یا پھر آپ نیك و صالح خاوند تلاش کرنے کے لیے اپنے کسی ولی کو ذمہ داری دینے میں کوئی حرج نہیں، کہ اسے بتایا جائے کہ ایسے شخص سے شادی کی رغبت رکھتی ہوں، لیکن اس میں اسلوب اور طریقہ ایسا اختیار کریں جس میں کوئی حرج اور تنگی نہ ہو اور مقصد بھی پورا ہو جائے.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا کا رشتہ تلاش کیا، اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے بھی اپنی بیٹی کا رشتہ کیا تھا، بہت سارے ایسے واقعات ملتے ہیں جس میں عورت کے ولی نے ہی رشتہ تلاش کرنے کی ابتداء کی ہے، جس میں حرص یہ ہوتی تھی کہ ان کی بیٹی کو سعادت حاصل ہو اور اس کے لیے بہتر خاوند مل جائے.

ہماری اس ویب سائٹ پر ایسا جواب موجود ہے جس میں اس سلسلہ میں کچھ اصول و ضوابط اور بعض تجاویز پیش کی گئی ہیں، آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

آپ ایسا مت کہیں کہ چلو ہو جائےگا، اور اسے لیٹ کرنے میں بھی مبالغہ سے مت کام لیں، کیونکہ ہو سکتا ہے مقصد حاصل نہ ہو اور پھر آپ اس پر نادم ہوتی رہیں، اور اگر آپ کو مستقبل قریب میں شادی کی عمر نہ نکلنے اور آنسہ ہو جانے کا ڈر نہیں تو پھر یہ نصیحت مستقبل کے لیے بن سکتی ہے.

اس سلسلہ میں معاشرے مختلف ہیں، غالبا لڑکی انکار کرنے کی حد سے تجاوز کا ادراك نہیں کر سکتی، اس لیے اسے اپنے بارہ میں نظر دوڑانی چاہیے اور اس معاملے کا جلد ادراك کرنا چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر میرے لیے نماز کی پابندی کرنے والا اور دینی طور پر قابل قبول نوجوان کا رشتہ آئے تو کیا میرے لیے اس رشتہ سے انکار کرنا ممکن ہے، کیونکہ میں تو دینی اور عقلی طور پر اس نوجوان سے بھی زیادہ کامل کی تلاش میں ہوں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

بعض اوقات جلدبازی کرنے والا غلطی کر بیٹھتا ہے، اور دیر اور سوچ سمجھ کر معاملہ کو حل کرنے والا اپنا مقصد پا لیتا ہے.

اور کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو معاملات کو مؤخر کر کے اپنا زیادہ معاملہ ضائع کر بیٹھتے ہیں اور رائے یہ ہوتے ہے کہ کاش وہ جلدی کر لیتے تو بہتر تھا.

اگر انسان کو موقع ملے تو اسے یہ موقع اور فرصت ضائع نہیں کرنا چاہیے، اس لیے اگر کسی بااخلاق اور دین والے شخص کا رشتہ آئے تو پھر وہ اس رشتہ کو اس سے بھی بہتر رشتہ کے انتظار میں ضائع مت کرے؛ کیونکہ ہو سکتا ہے اس سے اچھا رشتہ نہ آئے.

اور خاص کر جب عورت کی عمر زیادہ ہو جائے اور وہ بڑی عمر کی ہو جائے تو پھر رشتہ آنے کی صورت میں اسے بالکل ایسی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کر دو "

اس لیے جب آنے والے رشتے کا دین اور اخلاق پسند ہو تو آپ شادی کر لیں، اور آپ ایسے معاملہ کا انتظار مت کرتی رہیں جس کے بارہ میں آپ کو علم ہی نہیں کہ آیا وہ حاصل بھی ہو گا یا نہیں " انتہی

دیکھیں: اللقاء الشھری نمبر (12) سوال نمبر (5).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" اگر کوئی مناسب رشتہ آئے تو ہم یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس رشتہ کو قبول کرتے ہوئے شادی کر لے، اور کمال طلب کو مدنظر مت رکھے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (60 / 18).

ہماری عزیز بہن آپ عمر کے اس حصہ میں ابھی راہ پر ہی ہیں ان شاء اللہ، بہت سارے لوگ تو کالج میں پڑھنے والی عورت کا رشتہ ہی طلب نہیں کرتے انہیں خدشہ ہوتا ہے کہ کہیں لڑکی کے گھر والے اس کی تعلیم مکمل ہونے سے قبل رشتہ قبول ہی نہیں کرینگے، حقیقت میں کالج میں زیر تعلیم لڑکی کی مشکلات میں یہ شامل ہے.

ہمارے خیال میں اللہ تعالی آپ کے لیے ایسا خاوند میسر کریگا جسے آپ چاہتی ہیں کیونکہ یہ شادی کی عمر ہے، اور وہ خاوند آپ کے لیے اللہ کی اطاعت میں علم نافع اور عمل صالح میں آپ کا ممد و معاون ثابت ہوگا.

یہاں ہم آپ کو ایك اہم بات کہنا چاہتے ہیں کہ علم نافع کے لیے شرط نہیں کہ وہ یونیورسٹی کے ذریعہ ہی حاصل کی جائے تو یہی علم نافع ہوگا، جسے آپ چاہتی ہیں، بلکہ عورت کو تو بغیر کسی سند اور سرٹیفکیٹ کے بہت سارا علم نافع حاصل ہو جاتا ہے.

اس لیے جب اللہ تعالی آپ کے لیے کوئی نیك و صالح خاوند میسر کر دے تو پھر آپ اپنی شادی کی راہ میں تعلیم کو رکاوٹ مت بنائیں، یا آپ اپنی زندگی اور اپنے مستقبل کے خاندان کے لیے، اور اپنے گھر کے واجبات میں اس تعلیم

کو زائد بوجھ مت بنائیں، اپنے خاوند اور اپنی اولاد کے ساتھ رہنا اس نظامی تعلیم سے زیادہ بہتر ہے.

پھر الحمد للہ اگر اس وقت یہ رہ بھی جائے تو بھی آپ کے لیے ابھی تعلیم حاصل کرنے کے بہت سارے مواقع اور وسائل ہیں، یعنی فضائی چینل کے ذریعہ بھی حاصل ہو سکتا ہے، اور کیسٹوں کے ذریعہ بھی اور پھر الیکٹرانک پروگرام کے ذریعہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے اعمال کی توفیق دے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .